

رہبر معظم کا مقدس دفاع کے مجاہدین، جانبازوں اور کمانڈروں سے خطاب - 21 / Oct / 2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کی نشست بہت ہی دلچسپ ، نہایت ہی شیریں، با اثر اور اہم ہے۔ یہ واقعات ہمارے تاریخی نشیب و فراز کا نہایت ہی دلچسپ پہلو ہیں ہم بہت مستفیض بھی ہوئے ہیں اور محظوظ بھی! میں ان تمامی حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی آپ بیتی بیان کی ان کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے یہ نشست منعقد کی میں آپ سبھی حضرات کا مشکور ہوں آپ اس ملک کی حالیہ باعظمت تاریخ کی یاد گار ہیں۔

دوالگ الگ موضوع ہیں ان پر الگ الگ گفتگو کی ضرورت ہے ایک خود مقدس دفاع ہے یہ آٹھ سالہ جنگ دنیا کی عام جنگوں کی مثل نہیں تھی بلکہ اس کی اپنی خصوصیات تھیں۔ اس پر گفتگو ہونی چاہئے! کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف میں اس طرح کی نشستوں میں اس موضوع پر گفتگو کیا کروں بلکہ عام سماجی سطح پر اس پر غور و فکر ہونا چاہئے دوسرا موضوع اسی سے منشعب ہے اس کی بھی اپنی اہمیت ہے اور وہ ہے جنگ کے واقعات، فنون حرب اور جنگی ادب! یہ ساری چیزیں جنگی ادب کے ذیل میں آجائیں گے۔ یہ دونوں ہی موضوعات اہم ہیں۔

خود جنگ کی بات کی جائے تو سب سے پہلے یہ کہ یہ دفاعی جنگ تھی دفاعی جنگ اور حملہ آوری کے معنی و مفہوم میں دو اہم فرق ہیں؛ ایک یہ ہے کہ حملہ آوری جارحیت کی عکاس ہے جب کہ دفاعی جنگ میں ایسا کچھ نہیں ہے دوسرے یہ کہ دفاعی جنگ اپنے اہداف و مقاصد سے وفاداری کا ثبوت ہے اب ممکن ہے مقصد صرف وطن ہو یا وطن سے بڑھ کے اپنا دین و عقیدہ ہو حملہ آوری میں اس چیز کا دخل نہیں ہوتا مثال کے طور پر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا ہے تو کوئی امریکی سپاہی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپنے وطن کے لئے لڑ رہا ہے عراق کا اس کے وطن سے کیا تعلق ہے؟ اس کے مقاصد کچھ اور ہیں لیکن اسی حملہ، اسی فوجی یلغار اور فوجوں کی موجودگی کے خلاف اگر کوئی عراقی اٹھ کھڑا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے وطن کا دفاع کر رہا ہے، اپنے قومی تشخص کا تحفظ چاہتا ہے ان اقدار کو پامالی سے بچانا چاہتا ہے جن کا وہ پابند ہے دفاعی جنگ اور حملہ آوری میں یہ دو بنیادی فرق ہیں۔

ہم دفاعی جنگ لڑ رہے تھے ہماری قوم نے کہیں یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ جارحیت پسند ہے بلکہ اس نے یہ دکھایا کہ جہاں ہمارے قومی تشخص کی بات آئے گی یا قومی تشخص سے بالاتر کوئی ہدف سامنے ہوگا تو ہماری استقامت مثالی ہوگی معمولی نہیں ہوگی ہم وہ ثابت قدمی دکھائیں گے جو دیگر اقوام عالم کے لئے نمونہ قرار پائے اور نمونہ قرار پائی فلسطینی کہتے ہیں ہم نے آپ سے سیکھا ہے، لبنانی کہتے ہیں ہم نے آپ سے سیکھا

ہے، جن قوموں نے اسلام قبول کیا ہے یا مسلمان تھیں اور اب مکتب اہلبیت (ع) کی پیرو کار ہو گئی ہیں بار بار کئی جگہ کہہ چکی ہیں کہ ہم آپ کی جنگ، آپ کا دفاع، آپ کی استقامت اور آپ کی صداقت دیکھ کر حق تک پہنچے ہیں ایسا تھا دفاع مقدس کا دور، یہ ہے دفاع مقدس کا مفہوم! تو یہ دفاع مقدس کے موضوع کا ایک حصہ ہے۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ مقدس دفاع میں کیا ہوا تھا دو ملکوں (پڑوسی ہوں یا نہ ہوں) کی آپسی جنگ اور دنیا کی تمام طاقتوں کے اعلانیہ یا غیر اعلانیہ طور پر متحد ہو کر کسی ایک علاقہ ایک مرکز یا ایک ملک پر ٹوٹ پڑنے میں فرق ہے اس جنگ اور اس جنگ میں فرق ہے ہماری جنگ کی نوعیت بعد والی تھی کہنے کا مطلب یہ کہ دنیا کی تمام فوجی سیاسی اور مالی طاقتیں آواز سے آواز اور قدم سے قدم ملا کر ایران پر ٹوٹ پڑیں حقیقی معنی میں "جنگ احزاب"! دنیا کی تمام طاقتور لابیوں ایران پر حملہ آور ہو گئیں کیوں؟ اس کے لئے سیاسی تجزیہ و تحلیل درکار ہے بہر حال سوویت یونین اور امریکہ اپنے اختلافات کے باوجود اس سلسلہ میں متفق تھے یہ جن خاص پانچ رخی مورچوں کی ابھی حضرات بات کر رہے تھے یہ سوویت یونین کی جنگی حکمت عملی تھی جو اس نے عراق کے حوالہ کی آپ چونکہ خود جنگ میں شریک رہے ہیں لہذا یہ ساری چیزیں جانتے ہیں روسی و امریکی جنگی طیارے، روسی و امریکی میزائل، روسی و امریکی توپیں، روسی و امریکی جدید ٹینک اور دیگر انواع و اقسام کا روسی و امریکی جنگی سازو سامان عراق کی بعثی حکومت کے ذریعہ ہمارے خلاف استعمال کیا گیا سب عراق کی بعثی حکومت کی مدد کر رہے تھے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد میرے خیال میں سنہ ۱۹۸۸ء کے آخر میں، میں نے اپنے صدارتی دور میں بعض دیگر حکام ساتھ یوگوسلاویہ کا دورہ کیا تھا (یوگوسلاویہ عراق کی مدد کا ایک اہم مرکز تھا جو بعد میں ٹوٹ گیا) وہاں کے سربراہ مملکت سے مفصل مذاکرات ہوئے لیکن وہ ہمیں ایک بھی ٹینک دینے پر رضا مند نہ ہوا جبکہ عراقیوں کو اپنی طرف جب بھی ضرورت ہوتی تھی مشرق و مغرب سے انواع و اقسام کے ٹینک ان کے پاس آجایا کرتے تھے اور جب کوئی ٹینک خراب ہو جاتا تھا تو کرین لاکر اسے دریا یا کسی گڈھے میں پھینک دیتے تھے گویا ان کے لئے یہ کوئی قیمتی شے نہیں تھی اور ہمارے جوان کس مصیبت سے غنیمت میں ٹینک حاصل کر کے ان کی مرمت کرتے اور استعمال کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ عراق کے پاس انواع و اقسام کا جنگی سازو سامان، حکمت عملی، فضائی معلومات اور ہر طرح کی مالی و سیاسی مدد تھی سب کچھ ان کے پاس یکجا تھا دوسری جانب اسلامی جمہوریہ یکہ و تنہا! واقعاً یکہ و تنہا تھا۔ تو جنگ کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔

اسی موضوع کا ایک حصہ اختتام جنگ پر مبنی ہے دشمنوں نے بے بنیاد باتوں کو بنیاد بنا کر کچھ کچھ ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات ڈال دیئے اس میں کس کو شک ہے کہ آٹھ سالہ جنگ میں اسلامی جمہوریہ پوری طرح کامیاب ہو گئی تھی؟ اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں ہے جیسا کہ ہم نے عرض کیا ایک حکومت دوسرے ملک پر چڑھائی کرتی ہے سب اس کی مدد کرتے ہیں کچھ علاقہ پر قبضہ ہو جاتا ہے آٹھ سال تک اس ملک کو دباتی رہتی ہے اور آخر میں مجبور ہو کر اس حال میں اس ملک سے نکلتی ہے کہ اس کے ہلاک شدگان، زخمیوں اور قیدیوں کی تعداد حملہ شدہ ملک سے زیادہ ہے دوسری طرف جس ملک پر حملہ ہوا ہے اس نے اس جنگ میں

بہت کچھ حاصل کر لیا ہے اور حملہ آور کومنہ کی کہانی پڑی ہے وہ اپنے حامیوں کی نظروں سے بھی گر گیا ہے جس ملک پر اس نے حملہ کیا اس کی ایک اینچ زمین بھی اس کے قبضہ میں نہیں رہی تو ایسے میں جیت کس کی ہوئی؟ باراکون؟ کیا اس میں شک کی گنجائش ہے؟ جنگ کا خاتمہ بھی اس موضوع کا ایک اہم حصہ ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔

جنگ کی تاریخ اور واقعات کے سلسلہ میں، میں بہت تاکید کرنا چاہوں گا کہ اس پر کام ہونا چاہئے جتنا اب تک کام ہوا ہے اور جتنا ہونا چاہئے وہ اس سے کہیں کم ہے اگرچہ اس وقت انقلابی گارڈز، فوج، شعبہ فن و ادب سبھی جنگ کی تاریخ پر کام کر رہے ہیں لیکن ان سب کا کام کل ملا کر مقررہ میں بھی اس سے کہیں کم ہے جتنا ہونا چاہئے اور کیفیت بھی ویسی نہیں ہے ہاں کچھ کا اسٹینڈرڈ اچھا ہے لیکن مجموعی طور پر ویسا نہیں ہے جو اس عجیب و غریب دور کی زیبائش، باریکی، ظرافت اور برجستگی کا غماز ہوا بھی بہت کچھ بیان کرنا باقی ہے بہت کچھ! مثال کے طور پر جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے مقدس دفاع پر چھ سو یا ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں تو کچھ یقیناً سوچتے ہیں بہت کام ہو گیا ہے جی نہیں یہ بہت کم ہے جنگ کا دور ہر قوم کے لئے نہایت حساس ہوا کرتا ہے چاہے ان کی جیت ہوئی ہو یا ہار، اس دور کے واقعات قوم کے لئے درس ہوتے ہیں اس کا فائدہ صرف اتنا ہی نہیں کہ ہمیں فخر کا موقع ملے گا فخر کا موقع تو صرف ایک فائدہ ہے، بے پناہ معلومات، اس وقت کے حالات، آئندہ کیا حالات ہو سکتے ہیں اس سب کا پتہ چل جانا اس کے دیگر فوائد ہیں دنیا میں کہیں جنگ ہوتی ہے تو اس پر بہت کچھ لکھا جاتا ہے نہیں معلوم آپ اور دیگر حضرات جو اس باب پر لکھ رہے ہیں انہیں دنیا میں ہوئی جنگوں پر لکھی گئی کتابوں کا کتنا پتہ ہے میں صرف ایک اعداد و شمار پر اکتفا کرنا چاہوں گا کہ سنہ ۱۹۶۰ء میں امریکہ میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں اور چار سال تک چلیں ۱۹۶۴/۶۵ میں ختم ہو گئیں انہیں علاحدگی پسند جنگیں کہا جاتا ہے اب مجھے ٹھیک سے یاد نہیں کہ شمال و جنوب آپس میں نبرد آزما تھے یا مختلف ریاستیں؟ اس وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ کو تشکیل پائے اسی نوے سال ہو چکے تھے۔ ایک امریکی مصنف جو ظاہراً ہمارا ہم عصر ہے کہتا ہے کہ ان جنگوں پر ایک لاکھ سے زائد کتابیں لکھی جا چکی ہیں! صرف چار سال کی جنگ پر اور وہ بھی ایسی جنگ پر جس میں کسی فخریہ پہلو کا تصور ہی نہیں ہے ایک لاکھ سے زائد کتابیں لکھی گئی ہیں یہ ایک امریکی مصنف کے الفاظ ہیں معتبر مصنف ہے۔ کچھ امریکی پروپیگنڈہ مشینریاں کہتی ہیں کہ یہ جنگیں غلامی کے خاتمہ کے لئے تھیں یہ بالکل جھوٹ ہے ہاں ابرہم لنکن بھی اسی دور میں تھا اور غلامی کا خاتمہ ہو گیا لیکن یہ جنگیں اس مقصد کے لئے نہیں تھیں ان جنگوں کی تاریخ پڑھ کے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں تھا۔ تو ایسی جنگ پر اتنی کتابیں تحریر ہوئی ہیں جس میں فخر کیا نقصان کے سوا کچھ تھا ہی نہیں آخر میں شمالی خطہ جنوبی خطہ کو ہرا دیتا ہے جو علاحدگی چاہ رہا تھا اور "ریاستہائے متحدہ امریکہ" پھر سے تشکیل پا جاتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ ان جنگوں میں اگرچہ ایک خطہ نے دوسرے کو ہرا دیا تھا لیکن امریکہ کی ایک ملک کی حیثیت سے ہار ہوئی تھی کہتے ہیں کہ ان جنگوں میں ساٹھ ستر لاکھ لوگ مارے گئے یعنی مقدس دفاع کے شہدا سے کئی گنا زیادہ! تو چار سال کی جنگ پر اتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ہمارا دفاع تو سراپا قابل فخر ہے جس دن صدام نے تہران ائریپورٹ پر حملہ کیا اس دن سے لیکر اس دن تک جب امام خمینی (رہ) نے ریزولیشن تسلیم کیا بلکہ اس کے بعد تک جب صدام نے دوبارہ حملہ کر دیا اور یہ پورا صحرائی علاقہ ہمارے مجاہد عوام سے بھر گیا تھا ملک بھر سے رضا کار ٹوٹ پڑے اور اس بار بھی صدام کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اسے مجبور ہو کر عقب نشینی کرنا پڑی یہ پورا دور سراپا قابل فخر ہے۔

ادبي كام هونا چاهئے اسے محفوظ كيا جانا چاهئے اور خصوصي كام هونا چاهئے كئي مراكز بين جهاں ہمارے بهائي پيشہ ورانہ طرز پر مصروف عمل بين اچھے اور عمدہ كام ہو رہے بين ايک ساتھ دو كام ہونے چاهئیں ايک يہ کہ پيشہ ورانہ اور ماہرانہ طرز سے واقعات اکٹھا كئے جائیں اور دوسرے يہ کہ ہر اس شخص كى خدمات لى جائیں جس كے پاس جنگ سے متعلق كوئي واقعہ ہے صرف كسى ايک ذريعہ سے معلومات اکٹھا نہ كى جائیں اس سے كام كا پيمانہ محدود ہو جائے گا۔

پروردگار! افطار كے لمحات بين، ماہ رمضان كے آخري ايام بين يہ تيرى راہ ميں جہاد كرنے والوں كا مجمع ہے ہم تجھ سے درخواست كرتے بين کہ انقلاب اور مقدس دفاع كے شہدا كو پيغمبر اکرم (صلى الله عليه وآله وسلم) اور شہدائے كربلا كے ساتھ محشور فرما!

پالنے والے ان شہدا اور ان كے امام (رضوان الله تعالى عليه) پر ہمارا درود و سلام بھیج!

پالنے والے ہمارى موت كو اپنى راہ ميں شہادت قرار دے!

پالنے والے! محمد و آل محمد (عليهم الصلوٰۃ والسلام) كا واسطہ ہميں ملك و قوم كے سلسلہ كى سخت آزمائشوں ميں كامياب و كامران فرما۔

حضرت ولى عصر (عجل الله تعالى فرجه الشريف) كى خدمت ميں ہمارا سلام پہنچا دے۔

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته